مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے قتال کفر ہے، اس حدیث کی شرح

دارالافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

بخاری شریف کی حدیث پاک ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "سباب المسلم فسوق، وقتالہ کفر" ترجمہ: مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے قتال کرنا کفر ہے۔ مذکورہ حدیث مبارکہ کی شرح بیان فرمادیں۔

جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سوال میں بیان کردہ حدیث مبارکہ سے مراد یہ ہے کہ:

فسق کا مطلب ہے: اللہ تعالی کی نافرمانی۔ تو مسلمان کو گالی دینا فسق ہے کا مطلب ہے کہ: "مسلمان کو گالی دینا گناہ وحرام ہے۔"

اور کفر کے یہاں مختلف معانی ہوسکتے ہیں: (الف) نعمت کی ناشکری جوکہ حقیقی کفر کا سبب بن سکتی ہے۔ (ب) کافروں کا سا کام۔ (ج) حقیقی کفر، اور یہ تب ہے جبکہ مسلمان کے ساتھ ناحق قتال کو حلال سمجھ کر کرے یا اس کے مسلمان ہونے کی وجہ سے اس کے ساتھ قتال کرے۔ (د) اور یا پھر وعید کی شدت بیان کرنے کے لیے کفر کا اطلاق کیا گیا۔

قتال کا مطلب ہے: "لڑائی جھگڑا، مار پیٹ، جنگ، قتل۔"

اب اس حدیث پاک مطلب یہ بنے گا کہ:

"مسلمان کو ناحق گالی دینا گناہ وحرام ہے اور مسلمان سے ناحق قتال ناشکری ہے یا کافروں کا سا کام ہے یا اسے حلال سمجھ کر کرنا، کفر ہے یا مسلمان سے ناحق قتال کی بہت ہی سخت سزا ہے۔"

مرقاۃ المفاتیح میں ہے

”أي: شتمه۔۔۔لأن شتمه بغير حق حرام۔قال الأكمل: الفسوق۔۔۔شرعا هو الخروج عن الطاعة (وقتاله) أي: محاربته لأجل الإسلام (كفر). كذا قاله شارح، لكن بُعده لا يخفى؛ لأن هذا من معلوم الدين بالضرورة فلا يحتاج إلى بيانه، بل المعنى: مجادلته ومحاربته بالباطل كفر بمعنى: كفران النعمة والإحسان في أخوة الإسلام، وأنه ربما يئول إلى الكفر، أو أنه فعل الكفرة، أو أراد به التغليظ والتهديد والتشديد في الوعيد، كما في قوله صلى اللہ علیه وآله وصحبه وسلم: «من ترك صلاة متعمدا فقد كفر» نعم قتاله مع استحلال قتله كفر صريح“

ترجمہ: (سباب سے مراد) گالی دینا ہے، کیونکہ مسلمان کو ناحق گالی دینا حرام ہے۔ اور اکمل نے کہا کہ فسوق کا شرعی معنی ہے اللہ پاک کی اطاعت سے نکلنا۔ اور قتال یعنی مسلمان سے اسلام کی وجہ سے لڑنا کفر ہے۔ اسی طرح شارح نے کہا لیکن اس کا بعید ہونا مخفی نہیں کیونکہ یہ ضروریات دین سے معلوم ہے اور اس کو بیان کرنے کی کوئی حاجت نہیں بلکہ معنی یہ ہے کہ مسلمان سے ناحق لڑنا جھگڑنا کفر ہے، ان معنی میں کہ یہ نعمت اور اسلام میں بھائی چارے کی نیکی کا انکار ہے یا پھر یہ کہ یہ کفر کی طرف لے جاتا ہے یا یہ کفار کا کام ہے یا اس سے جرم کی بڑائی، اس سے ڈرانا اور وعید میں شدت مراد ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ آلہ وصحبہ وسلم کے فرمان میں ہے کہ "جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کی تو تحقیق اس نے کفر کیا"۔ اور ہاں مسلمان کے ناحق قتل کو حلال جان کر اس سے قتال کرنا تو بلاشبہ صریح کفر ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الآداب، باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم، جلد09، صفحہ54، مطبوعہ: کوئٹہ)

مراٰۃ المناجیح میں ہے ”کفریا بمعنی کفران نعمت یعنی ناشکری ہے، ایمان کا مقابل یعنی بلاقصور مسلمان کو برا کہنا اور بلا قصور اس سے لڑنا بھڑنا ناشکری ہے یا کفار کا سا کام ہے یا اسے مسلمان ہونے کی وجہ سے مارنا پیٹنا یا ناجائز جنگ کو حلال سمجھ کر کرنا کفر و بے ایمانی ہے۔“ (مراۃ المناجیح، جلد06، صفحہ448، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد فراز عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4218

تاریخ اجراء: 17 ربیع الاول 1447ھ/11 ستمبر 2025ء